ملاقاتیں

(مشاہیر کے انٹرویو)

ترتیب

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین

Scanned by CamScanner

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

پہلی اشاعت : 2015
تعداد : 550
قیمت : -/241روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1844

MULAQATEIN
(Mashaheer Ke Interview)
Complied by: Prof. Khwaja Md. Ekramuddin

ISBN : 978-93-5160-074-9

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا،
جسولہ، نئی دہلی110025، فون نمبر: 49539000، فیکس:49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8 آر۔کے۔پورم، نئی دہلی-110066
فون نمبر:26109746، فیکس:26108159 ای میل:ncpulsaleunit@gmail.com
ای۔میل:urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ:www.urducouncil.nic.in
طابع: جے۔کے۔آفسیٹ پرنٹرز، گلی گڑھیا، بازار مٹیا محل، جامع مسجد دہلی۔006 110
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

فہرست

	دیباچہ	پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین	xi
	جن سے باتیں ہوئیں	ملاقاتی	
	فکشن		
1	قرۃ العین حیدر سے گفتگو	نمائندہ فانا	02
2	کرشن چندر سے ایک مکالمہ	مشتاق اعظمی	05
3	عصمت چغتائی	کنہیالال ٹنڈن	10
4	قاضی عبدالستار	ممتاز عالم	20
5	انتظار حسین	رشید انصاری	34
6	جوگندر پال	i خوشنودہ نیلوفر	46
7	ایضاً	ii مکتی ورما	58
8	شوکت حیات	ممتاز عالم رضوی	65
9	عبدالصمد	i حیدر علی	74
10	ایضاً	ii ظفر اعظمی	80
11	سلام بن رزاق	فیروز عالم	86
12	علی احمد فاطمی	ممتاز انور	93

Scanned by CamScanner

13	منشا یاد	اسد فیض	99
14	احمد یوسف	نسیم احمد نسیم	112
15	اقبال مجید	وسیم اختر	118
16	کملیشور	مشتاق صدف	125
17	امریتا پریتم	مکتی ورما	133
18	غضنفر	صفدر امام قادری	137
19	اظہار اثر	ممتاز عالم رضوی	143
20	مظہر الزماں خان	مشتاق صدف	157
21	رتن سنگھ	ممتاز عالم رضوی	165
22	ڈاکٹر رضوان احمد	مناظر عاشق ہرگانوی	174
23	عابد سہیل	ممتاز عالم	184
24	وریند پٹواری	فیروز عالم	195
25	رشید امجد	اسد فیض	202
	ڈرامہ		
26	حبیب تنویر	راجیش کسیرا، ترجمہ: رئیس احمد	210
	لسانیات		
27	مرزا خلیل احمد بیگ	i وحید الحق	216
28	ایضاً	ii سمیہ نسرین	230
29	نصیر احمد خان	معید رشیدی	242
30	علی رفاد فتیحی	فیروز عالم	250
	تنقید		
31	محمد حسن	جمیل اختر	262
32	وہاب اشرفی	شہاب ظفر اعظمی	265
33	پروفیسر گوپی چند نارنگ	نند کشور وکرم	271
34	شمس الرحمٰن فاروقی	عزیزہ بانو	280

Scanned by CamScanner

35	شمیم حنفی	اظہار احمد ندیم	299
36	عتیق اللہ	عبدالحی	303
37	شکیل الرحمٰن	حقانی القاسمی	316
38	سلیم اختر	اسد فیض	322
	تحقیق		
39	خلیق انجم	جاوید رحمانی	330
40	تنویر احمد علوی	اظہار ندیم	342
41	سنجے گوڈبولے	فیروز عالم	350
	ترجمہ		
42	ساجدہ زیدی	مشتاق صدف	358
43	بیدار بخت	فیروز عالم	366
	طنز و مزاح		
44	مجتبیٰ حسین	فیروز عالم	374
45	سید مصطفےٰ کمال	فیروز عالم	385
	صحافت		
46	سنتوش بھاٹیہ	اردو دینا	398
47	جان میکنسن	مکند پدمنابھن، ترجمہ: معین الدین	404
	تعلیم		
48	محمد علی اشرف فاطمی	ایم۔این۔شاہنواز	412
49	پروفیسر بصیر احمد خاں	محمد نثار	417
50	سید حامد	اظہار احمد ندیم	422
51	پروفیسر مشیر الحسن	سکینہ یوسف خاں	431
52	کرشن کمار	مانش پریتم گوہن، ترجمہ: مشرف علی	435
53	یشپال	مانش پریتم گوہن، ترجمہ: مشرف علی	441

Scanned by CamScanner

شاعری

54	شہریار	i	عبدالاحد ساز	446
55	ایضاً	ii	فرحان حنیف	455
56	ایضاً	iii	علی ظہیر	462
57	احمد فراز	i	رخشندہ جلیل، ترجمہ: ظفر انصاری	468
58	ایضاً	ii	سلیم صدیقی	473
59	مغنی تبسم		محمد ظفرالدین	477
60	کلیم عاجز		شہاب ظفر اعظمی	483
61	مظہر امام		مکتی ورما	490
62	رفعت سروش		مکتی ورما	497
63	مظفر حنفی		ممتاز عالم رضوی	505
64	شاہد حسن کمال		فیاض عالم	517
65	علقمہ شبلی		محمد افضل خاں	522
66	زبیر رضوی	i	شہپر رسول	526
67	ایضاً	ii	خوشنودہ نیلوفر	538
68	چانگ شی شوان		ونودوار شنے، ترجمہ: فیاض عالم	544

متفرقات

69	راما سے کلارک		مارکس ڈام، ترجمہ: معید الرحمٰن	548
70	شاہ فیصل		پرویز عالم	554
71	ایتابھ گھوش		نوناوالیا، ترجمہ: فضیل خاں	559
72	دیو آنند		سبھاش کے جھا، ترجمہ: شکیل احمد	563
73	اے۔کے۔ ہینگل		فیروز عالم	566
74	غلام علی		گوروٹھاکر، ترجمہ: امتیاز عالم	571
75	پدم شری پروفیسر اختر الواسع		قاسم انصاری	573

Scanned by CamScanner

سلام بن رزاق سے گفتگو

سلام بن رزاق دور حاضر کے اہم افسانہ نگاروں میں سے ایک ہیں۔آپ کی پیدائش 15 نومبر 1941 کوممبئی کے قریب پنویل میں ہوئی۔آپ نے میٹرک تک کی تعلیم وہیں سے حاصل کی۔ بعد ازاں ممبئی آ گئے اور درس وتدریس کے پیشے سے وابستہ ہو گئے۔ آپ1999 میں اسکول کی ملازمت سے بطور پرنسپل سبک دوش ہوئے۔اب تک آپ کی سات کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔''ننگی دوپہر کا سپاہی''(افسانوی مجموعہ 1977)، ''ماہم کی کھاڑی''(مراٹھی کہانیوں کا اردو ترجمہ 1980)، ''معتبر''(افسانوی مجموعہ 1987)،''کام دھینو'' (ہندی1988)، ''شرپید کرشن کولھاٹکر''(مونوگراف 1990)، ''عصری ہندی کہانیاں''(1995)اور''شکستہ بتوں کے درمیاں''(افسانوی مجموعہ 2001)۔سلام بن رزاق کی کہانیوں کا مراٹھی، ہندی، تیلگو اور پنجابی کے علاوہ انگریزی، روسی اور نارویجن میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔آپ نے مختلف ڈراموں، فلموں اور ٹی وی سیریلوں کا اسکرپٹ بھی لکھا ہے۔آپ کو ساہتیہ اکادمی انعام برائے ترجمہ، مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی انعام (چار بار) اتر پردیش اردو اکادمی انعام (دو بار)، بہار اردو اکادمی انعام (دو بار) اور کتھا انعام مل چکا ہے۔حال ہی میں افسانوی مجموعہ ''شکستہ بتوں کے درمیاں'' پر ساہتیہ اکادمی انعام دیا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

وریندر پٹواری سے گفتگو

جناب ویریندر پٹواری کا شمار عہد حاضر کے اہم افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ آپ کی پیدائش گیارہ ستمبر 1940 کو سری نگر (کشمیر) میں ہوئی۔ آپ پیشے سے انجینئر ہیں اور ایگزیکیوٹیو انجینئر کے عہدے سے سبک دوش ہوئے۔ آپ نے 200 سے زیادہ اردو افسانے اور کوئی دو درجن کشمیری افسانے لکھے ہیں جو ملک اور بیرون ملک کے مختلف مقتدر رسائل و جرائد میں شائع ہوئے۔ آپ کے اردو افسانوں کے مجموعے مندرجہ ذیل ہیں:

فرشتے خاموش ہیں (1981)، دوسری کرن (1986)، بے چین لمحوں کا تنہا سفر (1988)، آواز سرگوشیوں کی (1994)، ایک ادھوری کہانی (2002) اور افق (2003)۔ آپ کے ڈراموں کا مجموعہ ''آخری دن'' (1983) اور ناولٹ ''کب بھور ہوگی'' (2000) کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ جناب ویریندر پٹواری نے بڑی تعداد میں ریڈیو ڈرامے، اسٹیج ڈرامے، ٹی۔ وی۔ ڈرامے، ٹی۔ وی۔ سیریل اور کے اسکرپٹ بھی تحریر کیے ہیں۔

جناب ویریندر پٹواری کی کتابوں ''دوسری کرن'' اور ''آواز سرگوشیوں کی'' پر بہار اردو اکادمی نے بالترتیب 1988 اور 1996 میں انعام بھی پیش کیا تھا۔ آج کل آپ دہلی

Scanned by CamScanner

علی رفاد فتیحی سے گفتگو

پروفیسر علی رفاد فتیحی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ لسانیات سے وابستہ ہیں۔آپ کی پیدائش تین جنوری 1953 کو ڈوری گنج، چھپرہ (بہار) میں ہوئی۔آپ نے ابتدائی تعلیم چھپرہ میں ہی حاصل کی بعدازاں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور 1976 میں امتیازی حیثیت سے لسانیات میں ایم۔اے۔کیا۔پروفیسر فتیحی نے 1989 میں کولمبیا اسکول تھیوری پر پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔آپ 1978 سے 1992 تک سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف انڈین لینگویجیز کی علاقائی شاخوں سولن، اردو ٹیچنگ اینڈ ریسرچ سینٹر لکھنؤ اور ناردرن ریجنل لینگویجز سینٹر پٹیالہ سے بطور ریسرچ اسسٹنٹ، لکچرر اور پرنسپل (انچارج) وابستہ رہے۔ 1992 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ لسانیات میں ریڈر کے طور پر تقرر ہوا۔آپ اکتوبر 2001 سے جولائی 2002 تک قومی اردو کونسل کے پرنسپل پبلی کیشن آفیسر اور کورنل یونیورسٹی اتھاکا، نیویارک میں 2002 سے 2004 تک وزٹنگ پروفیسر بھی رہے۔

پروفیسر علی رفاد فتیحی کی اہم تصانیف مندرجۂ ذیل ہیں۔اسلوبیاتی تنقید (1989)، اے گرامر آف اردو (1990)، دی لینگویج آف ایڈورٹائزنگ اینڈ ٹی۔وی۔ کمرشل (1991) ایسپیکٹس آف عربک فونولوجی (2001) اردو ان ملٹی لنگول انڈیا، پالیٹکس آف

سنجے گوڈبولے سے گفتگو

سنجے گوڈبولے کی پیدائش 19 مئی 1964 کو پونے میں ہوئی۔ ان کی مادری زبان مرہٹی ہے لیکن وہ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔ سنجے گوڈبولے کو ادب وثقافت کے علاوہ نوادرات ومخطوطات سے اپنے زمانۂ طالب علمی ہی سے دلچسپی رہی ہے۔ ان کی عمر صرف تیرہ سال کی تھی تو انھیں ایک پرانے سامان کی دکان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کا کیشر سرٹیفکٹ دستیاب ہوا جو انھوں نے پونے یونیورسٹی کے اس وقت کے وائس چانسلر پوتے دار تک پہنچایا۔ اس واقعے سے وائس چانسلر بہت متاثر ہوئے اور یہ پیشین گوئی کی کہ مستقبل میں یہ لڑکا بڑا محقق بنے گا۔ یہ پیشین گوئی بالکل سچ ثابت ہوئی۔ سنجے قدیم ترین سکوں، مہروں، گھریلو اشیا اور اس طرح کی دوسری چیزوں کی فراہمی کے لیے بھاری سے بھاری قیمت ادا کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے۔

گوڈبولے صاحب نے تین مضامین میں ایم۔ اے کی سند حاصل کی ہے۔ علم آثارِ قدیمہ میں پونے یونیورسٹی سے تواریخ اور ہندوستانیات (Indology) میں تلک یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی سند حاصل کی ہے۔ انھوں نے پونے یونیورسٹی سے بی۔ کام اور ایل۔ ایل۔ بی۔ کی اسناد بھی حاصل کی ہیں۔ علاوہ ازیں رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن اور رائل نیوسمنک

Scanned by CamScanner

ساجدہ زیدی سے گفتگو

ساجدہ زیدی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ تعلیمات سے بحیثیت صدر شعبہ سبک دوش ہوئیں۔ پروفیسر ساجدہ زیدی ایک معروف و منفرد شاعر، ڈراما نگار، ناول نگار، تنقید نگار اور مترجم ہیں۔ ان کے چار شعری مجموعے ''جوئے نغمہ، آتش سیال، سیل وجود اور آتش زیرپا''۔ ''دو ناول'' موج ہوا پیچاں اور مٹی کے حرم'' منظر عام پر آکر شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ دو تنقیدی کتابیں، تلاش بصیرت اور گزرگاہ خیال کے علاوہ منظوم، ڈراما، سرحد کوئی نہیں اور، ڈراموں پر مبنی کتاب چاروں موسم، نے بھی قارئین کو اپنی جانب متوجہ کیا ہے۔ پانچواں شعری مجموعہ۔۔ ''پردہ ہے ساز کا'' عنقریب منظر عام پر آرہا ہے۔ نفسیات و تعلیمات پر بھی ان کی چار عالمانہ کتابیں۔ شخصیت کے نظریات، انسانی شخصیت کے اسرار و رموز، Key Isues in Education اور Changing Perspectives on Creativity بے حد مقبول ہو چکی ہیں۔ نفسیات، تخلیق کی نفسیات، تعلیمات اور وجودی فلسفے میں ان کی خدمات کو ملک اور بیرون ملک شہرت و وقار اور مقبولیت حاصل ہوئی۔

ساجدہ زیدی 1927 میں میرٹھ میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد سید محمد مستحسن زیدی (بار ایٹ لا) تھے اور والدہ مختار فاطمہ زیدی تھیں۔ ساجدہ زیدی کی شاعری کا ترجمہ

Scanned by CamScanner

بیدار بخت سے گفتگو

جناب بیدار بخت کا شمار عصر حاضر کے اہم مترجمین میں ہوتا ہے۔ آپ نے اردو اور فارسی کے علاوہ سنسکرت ادب کا ترجمہ بھی انگریزی میں کیا ہے۔ آپ 1940 میں دلّی میں پیدا ہوئے۔ 1947 میں والدین پاکستان چلے گئے۔ لیکن آپ کسی وجہ سے اپنے دادا اور چچا کے ساتھ دلّی رہ گئے۔ چچا سکندر بخت قومی رہنما ہیں۔ 1956 میں تعلیم کے لیے علی گڑھ گئے۔ 1962 میں سول انجینئرنگ کی ڈگری لی۔ 1966 میں انگلستان پہنچے، وہاں سے انجینئرنگ میں پوسٹ گریجویشن کیا۔ بعد میں لندن یونیورسٹی سے ڈی۔ ایس۔ سی۔ کی ڈگری لی۔ 1974 میں ٹورنٹو چلے گئے، اور اب وہیں اپنی بنگالی بیوی انیتا کے ساتھ مقیم ہیں۔ لڑکی آٹوا یونیورسٹی میں قانون کی پروفیسر ہے، اور لڑکا آسٹریلیا میں منیجمنٹ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

جناب بیدار بخت کی اختر الایمان، مجروح سلطان پوری، علی سردار جعفری، احمد ندیم قاسمی، جمیل الدین عالی، امجد اسلام امجد، گوپال متل، پروین کومل کی منتخب نظموں کے انگریزی تراجم پر مبنی 16 کتابیں ہندو پاک کے مختلف اشاعتی اداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے ''کلیات اختر الایمان'' اور اختر الایمان کی موت کے بعد شائع ہونے والے مجموعۂ کلام ''زمستاں سرد مہری کا'' کی ترتیب و تدوین محترمہ سلطانہ ایمان کے ساتھ کی اور اختر الایمان کی

Scanned by CamScanner

مجتبیٰ حسین سے گفتگو

جناب مجتبیٰ حسین کا شمار عصر حاضر کے صف اول کے طنز و مزاح نگاروں میں ہوتا ہے۔ آپ 15 جولائی 1936 کو ضلع گلبرگہ (کرناٹک) میں پیدا ہوئے۔ 1956 میں عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد سے بی۔ اے کیا۔ پھر روزنامہ ''سیاست'' حیدر آباد دکن سے وابستہ ہوئے۔ 1962 میں اسی اخبار میں مزاحیہ کالم نگاری شروع کی۔ 1972 میں حیدر آباد سے دہلی منتقل ہوئے اور نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ سے وابستہ ہوئے جہاں سے 1991 میں بحیثیت ایڈیٹر وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ آپ جاپان، برطانیہ، فرانس، امریکہ، کینیڈا، روس، ازبیکستان، پاکستان، سعودی عرب، سلطنت عمان اور متحدہ عرب امارات کی سیاحت کر چکے ہیں۔ تکلف برطرف (1968)، قطع کلام (1969) قصہ مختصر (1972)، بہر حال (1974)، آدمی نامہ (1981) بالآخر (1982)، جاپان چلو جاپان چلو (1983)، الغرض (1987)، سو ہے وہ بھی آدمی (1987)، چہرہ در چہرہ (1993) سفرِ لخت لخت (1995)، آخر کار (1997)، ہوئے ہم دوست جس کے (1999)، میرا کالم (1999)۔ مجتبیٰ حسین کی بہترین تحریریں (دو جلدوں میں، (2002) مجتبیٰ حسین کے سفرنامے، مرتبہ: حسن چشتی (2003) مجتبیٰ حسین کے منتخب

Scanned by CamScanner

سید مصطفیٰ کمال سے گفتگو

ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال کا نام ادبی حلقوں کے لیے جانا پہچانا ہے۔ آپ کی شخصیت کے کئی رخ ہیں۔ اردو تحریک سے کوئی 50 برس سے وابستہ ہیں، اردو صحافت سے بھی آپ کا تعلق خاصا پرانا ہے اور درس وتدریس سے بھی طویل عرصے تک منسلک رہے ہیں۔ آپ گذشتہ 40 برس سے اردو کا ایک ایسا رسالہ شائع کر رہے ہیں جو صرف طنزومزاح کے لیے مخصوص ہے۔ ماہنامہ ''شگوفہ'' نے طنزومزاح کے حوالے سے جو کام کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال کا تعلق حیدرآباد سے ہے۔ آپ کی ولادت 12 جولائی 1939 کو حیدرآباد میں ہوئی البتہ اسکول سرٹیفکیٹ میں آپ کی تاریخ پیدائش 26 فروری 1939 درج ہے۔ غالباً میٹرک کے امتحان کے لیے درکار عمر کم ہونے کی وجہ سے ساڑھے چار ماہ بڑھا کر عمر لکھوائی گئی۔ آپ کے والد کا نام سید احمد علی اور والدہ کا نام خیرالنسا بیگم تھا۔ والد چونکہ محکمۂ جنگلات میں ملازم تھے اور ان کا اکثر تبادلہ ہوتا رہتا تھا اس لیے بار بار اسکول تبدیل کرنے کی وجہ سے مصطفیٰ کمال صاحب کی ابتدائی تعلیم متاثر ہوئی۔ 1955 میں آپ نے چادرگھاٹ ہائی اسکول، حیدرآباد سے اردو میڈیم میں میٹرک کیا۔ 1958 میں سٹی کالج، حیدرآباد سے انٹرمیڈیٹ اور 1961 میں سائنس کالج، عثمانیہ یونیورسٹی سے بی.ایس.سی کی ڈگری حاصل

Scanned by CamScanner

اے۔ کے۔ ہنگل سے گفتگو

جناب اے۔ کے۔ ہنگل فلم اور تھیئٹر کی مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ فلم ''شعلے'' میں امام صاحب کا یادگار کردار ادا کرنے والے ہنگل صاحب کی پیدائش 1916 میں سیالکوٹ میں ہوئی۔ آپ اب تک 250 فلموں اور تقریباً 60 ڈراموں میں کام کر چکے ہیں۔ ہنگل صاحب انڈین پیپل تھیئٹر ایسوسی ایشن کے کل ہند صدر ہیں اور آج بھی فلم اور تھیئٹر سے گہرے طور پر وابستہ ہیں۔ گذشتہ دنوں ہنگل صاحب کونسل کی طرف سے منعقدہ سمینار ''ہندستانی مشترکہ کلچر کی تعمیر: سجاد ظہیر اور دوسرے ترقی پسند ادیبوں کی خدمات'' میں حصہ لینے دہلی آئے۔ اس موقعے پر ان سے ہوئی بات چیت کے اہم اقتباسات قارئین کی نذر ہیں۔

سوال: آپ تھیئٹر سے کیسے وابستہ ہوئے؟

جواب: مجھے گانے بجانے کا شوق شروع سے ہی تھا۔ پیشاور میں میرے والد صاحب نوکری کرتے تھے۔ چنانچہ میری میٹرک تک کی تعلیم وہیں ہوئی۔ اور پیشاور کے فنکاروں سے ڈھیرے

Scanned by CamScanner